شذرات

امام شاہ ولی اللہ صاحب کا براستہ سندھ سفر حج

اور

علمائے سندھ مخدوم محمد معین ٹھٹوی سے علمی ملاقاتیں، ایک تازہ تاریخی انکشاف

گزشتہ سے پیوستہ

اب حضرت شاہ ولی اللہؒ کے سفر حج کا احوال اسی کتاب "القول الجلی فی ذکر آثار الولی" فارسی کے حوالے سے لکھا جا رہا ہے :-

جب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا حرمین شریفین (اللہ ان دونوں کو شرف اور تعظیم میں بڑھائے) کے سفر مبارک کا داعیہ پورا ہوا۔ اور اس کا عزم مصمم ہوا تو ۸ ربیع الثانی ۱۱۴۳ھ تھا بڑے ماموں قدوہ اصحاب معرفت اور انتباہ عمدہ ارباب حقیقت اہل اللہ میں سے شیخ عبداللہ سلمہم اللہ تعالیٰ کے اتفاق سے لاہور کے راستے روانہ ہوئے اور اس سفر کے دوران جہاں کہیں اللہ کے ولی کا مزار ہوتا تھا تو وہاں سے گذرتے تھے اور کچھ ساعت وہاں بیٹھتے تھے پھر ان کو جو نسبت باقی ہوتی تھی وہ آپ پر منکشف ہوتی تھی اس کو مفصل بیان فرماتے تھے۔

جب آپ پانی پت شہر میں پہنچے تو شاہ شرف بو علی قلندر، شاہ شمس ترک، اور شاہ جلال قدس اللہ اسرارہم کے مزارات سے گذرے پھر سرہند میں حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی زیارت فرمائی پھر لاہور میں پیر علی ہجویریؒ کے مرقد کو دیکھا پھر ملتان میں مخدوم بہاؤالدین شاہ رکن عالم قدس اللہ اسرارہم کے مزارات پر گئے اور ہر ایک کے حالات کو مزارات کے متعلقین سے معلوم کیا اور ملتان کے شہر میں اکثر علم کے طلبہ حضرت شاہ صاحب سے بیعت کا شرف حاصل کر کے طریقت کے شغل کا استفادہ کیا ان میں سے بعض ایک ہی توجہ سے بے خودی کے مرتبے کو پہنچ گئے اور مدت کے بعد اناتر ہوش میں آئے اور بعض بے اختیار نعرے لگاتے تھے۔ ملتان سے روانہ ہونے کے وقت لوگ جن کے گردن میں صحبت کے جذبہ کا کمند پڑا تھا انہوں نے چاہا کہ اس سفر میں شاہ صاحبؒ کی معیت اختیار کریں لیکن حضرت شاہ صاحبؒ نے وقت کی مصلحت کو دیکھتے ہوئے ان شائقین کو تسلی دیتے ہوئے موقوف رکھا۔

جب حضرت شاہ ولی اللہ نے ملک سندھ میں عبور فرمایا تو بہت سے علماء نے اس خبر سرور والی سے اپنے شہروں سے نکل کر دوڑتے تھے اور ملاقات کی بڑی کوشش کرتے تھے کہ قسمت کے مطابق دیدار فیض بار کی دولت سے فائز ہوتے تھے اور کچھ محروم رہتے تھے ۔

جب شریف کے نواح سے جو کہ ٹھٹھ کے مضافات میں سے ہے شاہ صاحبؒ نے گذر فرمایا تو بہت سے علماء اس سرور والی خبر کو سن کر اپنے وطنوں سے باہر نکلے اور دوڑے اور پانچ چھ کوس کی مسافت میں رات کے وقت پہنچے اور ملازمت کا شرف حاصل کیا اور اسی وقت حضرت شاہ صاحبؒ کی بیعت کے سلک میں پرو دیا ۔ مشغول ہے کر اپنی اپنی استعداد کے مطابق بہرہ ور ہوئے ۔

جس وقت شہر ٹھٹھہ میں شاہ ولی اللہ صاحب نے نزول فرمایا تو اس شہر کے جمیع علماء صوفیہ حضرت شاہ صاحب کی ہدایات سے مشرف ہوئے اور ایک جماعت بیعت کی سعادت سے مستعد ہو کر طریق تصوف کے آداب کے استفادہ میں مشغول ہو گئے ۔

مخدوم محمد معین جو وہاں کے بڑے علماء میں سے تھا اور تمام علوم نقدہ اور علوم کتاب و سنت ، معقول و منقول میں تبحر تام رکھتا تھا اور قوم (صوفیاء) کی اصطلاحات سے اچھا واقف تھا اور علم حقائق کے ادراک کے لئے ذہن ثاقب پایا تھا انھوں نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی صحبت کو غنیمت شمار کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب کے جمال با کمال پر شیفتہ ہو کر بہت سے فیوض حاصل کئے اور اجازت کا شرف پایا ۔

اس درمیان قافلہ کی رفاقت کے باعث جب سیر میں وقفے واقع ہوتے تھے اور (عرب کی طرف) کشتیوں کے چلنے کا موسم قریب آ رہا تھا ۔ ہم خادموں کو اکثر اوقات اضطراب لاحق ہوتا تھا کہ کہیں سمندر کے ساحل پر پہنچنے سے پہلے کشتیاں روانہ نہ ہو جائیں اور اس سال حج کی دولت نصیب نہ ہو ۔ حضرت شاہ صاحب نے کرامت والی زبان سے بیان فرمایا کہ اس سال حج کریں گے اور پھر ٹھٹھہ سندھ سے روانہ ہو کر سورت بندر کو پہنچے اور ایک کشتی آپ کو ہاتھ آ گئی اس پر سوار ہو کر چلے گئے ۔ شاہ صاحب نے اس سفر میں دو حج کئے اور درمیانی سارا عرصہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں فیوضات لیتے اور دیتے رہے ۔

شاہ صاحب حج سے واپسی میں جب سورت بندر کو پہنچے تو دکھن کے رستے وطن کی طرف روانہ ہوئے اور واپسی میں سندھ کا سفر اختیار نہ کیا ۔ واپسی میں گوالیار سے گذرے اور جب شہر گوالیار کو پہنچے تو

اور شیخ محمد غوث قدس سرہما کے مزارات کی زیارت کی اور ہر ایک کی نسبت معلوم کی اور مستقر الخلافہ اکبرآباد کو پہنچے تو امیر ابوالعلی کے پر اسرار مزار کی زیارت کی اور ان کے فیوضات کے احوال کیا اور زبان غیب سے اس کا اظہار بھی فرمایا۔ ۱۴ تاریخ ماہ رجب ۱۱۴۵ھ کو فیروزی سے دارالخلافہ شاہ جہاں آباد (دہلی) میں شرف نزول فرمایا اور اس ملک کے لوگوں کو زیارت سے مشرف فرمایا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حج کے ادائی کے ارادہ سے اپنے وطن سے نکلے اور پھر وطن لوٹنے کی تاریخ کو خود نظم فرمایا تھا وہ یہ ہے:

زدہلی برآمد ولی بہر حج — بہشتم صباح از ربیع دوم
ہزار و صد و چہل و سہ سال بود — کہ این داعیہ گشت بانعل ضم
ولی چون پس از حج بدہلی رسید — سرآمد سفر قطع گشت درنج
بتاریخ رابع عشر از رجب — ز سال و ہزار و صد و چہل و پنج

ایک دوسری تاریخ جو شاہ ولی صاحب کے چھوٹے بھائی شاہ اہل اللہ صاحب نے نظم فرمائی وہ یہ ہے:

بدل می داشتم عمری کہ در ارام حج کوشم — بحمد اللہ والمنۃ بدان مقصد ہم آغوشم
مرا تف سال تاریخ تنستیں طوف می جستم — وقیلت منک طاعاتک وحیداز غیب در گوشم

درستی

ماہنامہ الولی کے گزشتہ شمارے کے شذرات میں چند سطور کا ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کی وجہ سے غلط فہمی کا اندیشہ ہے ناظرین کرام ان سطور کو اس طرح پڑھیں۔

• مولوی عبدالواحد سندھی، سندھ کی اسی قوم اندھڑ سے تعلق رکھتے تھے۔ میرے استاد علامہ عبدالکریم صاحب کو دائی کے مشورہ پر جامعہ ملیہ دہلی میں پڑھنے کے لئے چلے گئے یہ ادارہ نیا نیا وجود میں آیا تھا انٹر تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد جامعہ ملیہ میں پرائمری کے استاد مقرر ہوئے وہاں ایک جیلانی سادات کی لڑکی سے شادی کی پاکستان بننے کے بعد کراچی آئے اور وہیں سکونت اختیار کی ان کا آبائی شہر نوحاتل ضلع سکھر تھا۔

اندھڑوں کے مخصوص قبرستان میں دفن ہونے کا تعلق مولانا قمرالدین صاحب اندھڑ سے ہے۔